غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام اس بارے میں کہ کسی اسلامی ملک (خصوصاً خلیج) میں رہتے ہوئے بعض لوگ بکرے کا گوشت کھانے میں اس درجے کی احتیاط کرتے ہیں کہ اپنا جانور خود ذبح کرواتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں اور عام دکانوں سے ملنے والا گوشت نہیں کھاتے اور اُسے مشکوک یا حرام سمجھتے ہیں، کیونکہ گوشت پاکستان کے علاوہ انڈیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ سے بھی امپورٹ ہوتا ہے، جبکہ عام مسلمان عام دکانوں سے گوشت خریدتے ہیں، چونکہ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ سے آنے والا گوشت صحیح ذبح نہیں ہوتا تو ان کا خیال یہ ہے کہ صرف دکاندار سے تصدیق کرلینا کافی نہیں کہ گوشت پاکستانی ہے یا اسی ملک میں ذبح ہوا ہے، ان کے اس خیال کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ عام آدمی کی اتنی گنجائش نہیں کہ وہ جانور ذبح کروائیں۔ فقط والسلام

مستفتی: زمان سمیع خان

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے اس وقت حلال ہے جب وہ لوگ ذبح کی شرعی شرائط کی رعایت کریں، جہاں تک نصاریٰ کا تعلق ہے وہ ذبح کے سلسلے میں تمام شرعی شرائط اور پابندیوں کا اہتمام نہیں کرتے، یہ لوگ ذبح کے سلسلے میں ان احکام کا لحاظ نہیں کرتے جو ان کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں، لہٰذا ان کا ذبیحہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا جب تک اس کے متعلق یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کے ذبح میں شرعی شرائط کا لحاظ رکھا گیا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں غیر مسلم ممالک (انڈیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ) سے درآمد شدہ گوشت سے اجتناب ضروری ہے جس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

ا:......ایک یہ کہ ان ممالک میں ذبح کرنے والے کے مذہب کے بارے میں پتہ نہیں کہ

وہ کس مذہب کا ہے، کیونکہ ان ممالک میں بت پرست، آتش پرست، دھریہ وغیرہ بھی ہیں، اس لیے اس کے متعلق یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ اس کا ذبح کرنے والا اہل کتاب میں سے ہے۔

۲:...... دوسرا یہ کہ اگر تحقیق یا ظاہر حال سے یہ معلوم ہوجائے کہ وہ ذبح کرنے والا نصرانی (اہل کتاب) ہے، تب بھی ان کے بارے میں یہ معروف ہے کہ یہ ذبح کے وقت شرعی شرائط کا لحاظ نہیں کرتے۔

۳:...... تیسرا یہ کہ نصرانی ذبح کے وقت تسمیہ نہیں پڑھتے اور جمہور اہل علم کے نزدیک یہ بات راجح ہے کہ اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے ذبح کے وقت تسمیہ شرط ہے۔

بہر حال ممانعت مندرجہ بالا وجوہِ قویہ کی وجہ سے کسی مسلمان کے لیے غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کو کھانا جائز نہیں، جب تک کسی معین گوشت کے بارے میں یہ یقین نہ ہوجائے کہ گوشت ذبح شرعی کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے، تاہم اگر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، بشرطیکہ کوئی قوی وجہ اس کی حرمت کی نہ ہو۔

لیکن جو گوشت غیر مسلم ممالک سے درآمد ہوا ہو اس کے متعلق دکاندار کا کہنا کہ ''یہ حلال ہے'' معتبر نہیں، کیونکہ قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ گوشت کے اندر اصل حرمت ہے، جب تک اس کے خلاف ثابت نہ ہوجائے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس شکار کے کھانے سے منع فرمایا جس شکار میں شکاری کے کتے کے علاوہ دوسرا کتا بھی شامل ہوجائے، اسی طرح ایک اور حدیث میں شکار کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إن وجدتہٗ غریقا فی الماء فلاتأکل فإنک لاتدری الماء قتلہٗ أو سہمک۔''

(مسلم، ج:۲، ص:۱۴۶، ط: قدیمی)

''اگر تم اپنے شکار کو پانی میں غرق پاؤ تو اس شکار کو مت کھاؤ، اس لیے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ جانور پانی میں غرق ہونے کی وجہ سے مرا ہے یا تمہارے تیر سے مرا ہے۔''

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ گوشت میں حلت اور حرمت دونوں وجہیں پائی جائیں تو جانب حرمت کو ترجیح ہوگی، جب تک یقینی طور پر یہ ثابت نہ ہوجائے کہ وہ حلال ہے۔ یہی حکم مغربی ممالک سے امپورٹ شدہ گوشت کا ہے، کیونکہ اس میں ممانعت کی مندرجہ بالا وجوہات پائی جاتی ہیں، جہاں تک اس تحریر کا تعلق ہے جو گوشت کے ڈبہ یا اس کے کارٹن پر لکھی ہوتی ہے کہ: ''إنہا مذبوحۃ علی طریقۃ إسلامیۃ۔'' یعنی ''یہ گوشت اسلامی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہے۔'' صرف اس تحریر پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ بعض شرعی اداروں نے اپنے نمائندے غیر ملکی مذبح خانوں میں بھیجے جہاں سے اسلامی ممالک کو گوشت بھیجا جاتا ہے، چنانچہ ان نمائندوں نے ان مذبح خانوں کا جائزہ لینے کے بعد

اپنی جو رپورٹیں پیش کی ہیں، ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان ڈبوں اور کارٹنوں پر جو تحریر درج ہوتی ہے، اس پر بالکل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

نیز بعض ممالک میں ذبح مشین کے ذریعہ کیا جاتا ہے، جبکہ مشینی ذبح حلال نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولاتأكلوا مما لم يذكر اسمَ اللّٰه عليه وإنه لفسق۔'' (الانعام:۱۲۱)

حدیث شریف میں ہے:

''عن عدی بن حاتم قال: قال رسول اللّٰه ﷺ إذا أرسلتَ كلبک فاذكر اسم اللّٰهِ فإن أمسک عليک فأدركتَهٗ حياً فاذبحه وإن أدركته قد قتل ولم يأكل منه فكله وإن أكل فلاتأكل ، فإنما أمسک على نفسه ، فإن وجدت مع كلبک كلبا غيرهٗ وقد قتل فلاتأكل فإنک لاتدری أيهما قتله وإذا رميت بسهمک فاذكر اسم اللّٰه فإن غاب عنک يوماً فلم تجد فيه إلا أثر سهمک فكل إن شئت وإن وجدته غريقا فی الماء فلاتأكل۔'' (متفق علیہ، مشکوٰۃ، ص:۳۵۷، ط: قدیمی)

''المغنی لابن القدامة'' میں ہے:

''فالتسميه مشترطة فی كل ذابح مع العمل سواء كان مسلماً أو كتابياً فإن ترک الكتابیُّ التسميةَ عن عمد أو ذكر اسم غيرَ اللّٰه لم تحل ذبيحتهٗ۔''

(المغنی لابن القدامہ، ج:۱۱، ص:۵۶، ط: بیروت)

''شرح الحموی علی الاشباہ والنظائر'' میں ہے:

''إن يجد شاة مذبوحة فی بلد فيها مسلمون ومجوس فلاتحل حتى يعلم أنها مذكاة مسلم لأنها أصل حرام وشككنا فی الزكاة المبيحة، فلوكان الغالب فيها المسلمون جاز الأكل عملا لغالب المفيد للطهورية۔'' (شرح الحموی علی الاشباہ والنظائر، ج:۱، ص:۱۴۳، ط: ادارۃ القرآن)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	شعیب عالم	احسان اللہ تخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن